جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی وجوہات

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسلم لیگ کا اعلان:

مسلم لیگ اعلان کر چکی ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود (غلام احمد) کو خدا تعالیٰ کا مامور اور راست باز مانے، اسے وہ (مسلم لیگ) مسلمان نہیں سمجھتی اور نہ اپنے ساتھ سیاست میں اس وقت تک شامل کرنے کو تیار ہے جب تک وہ احمدی ہونے سے انکار نہ کر دے۔ (اخبار الفضل قادیان ۲۴ر نومبر ۱۹۳۷ء)

مسلم لیگ کا حلف نامہ:

اب تو مسلم لیگ نے بھی جس کے ممبر آزاد خیال اور روادار سمجھے جاتے تھے اور ہندوستان کی ذہنی روح تصور کئے جاتے تھے، ایک حلف نامہ تیار کیا ہے کہ جو ان کی طرف سے (مسلم لیگ کی طرف سے۔ ناقل) امیدوار کھڑا ہو، وہ یہ حلف اٹھائے کہ میں اسمبلی میں جاکر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کروانے کی کوشش کروں گا۔ (اخبار پیغام صلح لاہور - ۹ر دسمبر ۱۹۳۶ء)

انتقامی کارروائی، مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا جاوے:

اس الیکشن (مطالبہ پاکستان) قانون شکنی اور سٹرائیک میں احمدیوں کو مسلم لیگ کا ساتھ نہ دیا جاوے۔

(خطبہ محمود - یکم فروری ۱۹۴۷ء)

احمدی اقلیت تسلیم جاوے ۔ مرزائیوں کا خود مطالبہ :

"میں نے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز آفیسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جاویں۔ جس پر اس آفیسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح آج ان کے علیحدہ حقوق تسلیم کیے گئے ہیں، اسی طرح ہمارے بھی کیے جاویں۔ تم ایک پارسی پیش کرو۔ میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کروں گا۔" (اخبار الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء)

مسلم لیگ کا مطالبہ :

میاں ممتاز دولتانہ صدر مسلم لیگ پنجاب تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا :

"میں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج کل مسلمانوں کو قادیانیوں (مرزائیوں) سے نفرت روز بروز شدید صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ اس کی وجہ ہم نہیں بلکہ ہمارے قادیانی بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے جدا رہنا پسند کیا اور زندگی کے ہر شعبے میں ہم سے الگ رہنے لگے۔

میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں، ان کے ذاتی، سیاسی اور مجلسی تعلقات آپس میں اس قدر استوار ہو چکے ہیں کہ نتیجے کے طور پر ان کے قلوب میں مسلمانوں کی طرف سے غیریت پیدا ہو چکی ہے۔ پھر میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری حکومت میں قادیانی آفیسروں نے اپنی قادیانی قوم کے اکثر افراد کو ناجائز الاٹمنٹیں بھی عطا کر رکھی ہیں۔"

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا :

"بات دراصل یوں ہے کہ ہم مسلمان تو قادیانیوں کو اقلیت نہیں بناتے بلکہ انہوں نے ہی ہمیں اپنے آپ سے علیحدہ کر رکھا ہے۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ ان کی اس علیحدگی اور خواہش کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو ان سے اور ان کو اپنے آپ سے الگ کر لیں۔ یقیناً یہ نکتہ درست و جائز ہے، سوچنے کے قابل ہے۔" (رپورٹ جلسہ مسلم لیگ۔ ۔ ۔ اخبار زمیندار لاہور۔ ۔ ۔ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

بہاولپور نمبرداری کا فیصلہ:

کمشنر بہاولپور نے نمبرداری کے تاریخی مقدمہ میں فیصلہ دیا ہے جس کے ذریعہ کمشنر نے قرار دیا ہے کہ احمدی کو مسلمان پتی داروں کی نمبرداری نہیں سونپی جا سکتی کیونکہ احمدی فرقہ کے اعتبار سے مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں!

(نمبرداری کیس صادق آباد سب ڈویژن (مندرجہ روزنامہ امروز ملتان ۔۔۔ ۵ر دسمبر ۱۹۷۲ء)

صدر بھٹو قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں:

(امروز کے نمائندہ خصوصی سے)

چنیوٹ ۵ر جنوری ۱۹۷۳ء - پیپلز پارٹی چنیوٹ کے چیئرمین اور ممبر اسمبلی الطاف حسین شاہ نے کہا ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ کذاب اور دجال ہے۔ وہ کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کنونشن کے بیسویں سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں صدارتی تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر بھٹو نے اپنی انتخابی مہم میں متعدد بار اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ حالیہ راولپنڈی کنونشن میں بھی صدر بھٹو نے واشگاف الفاظ میں اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا کہ وہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ پیپلز پارٹی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔"

(روزنامہ امروز ملتان - ۱۰ر جنوری ۱۹۷۳ء)

خاتمہ کلام:

مندرجہ حوالہ جات سے یہ بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ فرقہ احمدیہ سرکار برطانیہ کا مخصوص حالات کے تحت خود کاشتہ پودا ہے۔ جو مسلمانوں سے ہر طرح بقول ان کے خود الگ ہوا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرآن ان کا الگ ہے۔ ان کی مجلسی زندگی، رشتہ، نکاح، جنازہ، مغفرت ہر طرح سے الگ ہے۔ ان کی مساجد الگ، ان کی مجلسی، ثقافتی، سماجی،

طریق زندگی الگ، ان کی قوم احمدی، ذات الگ، ان کے امام کا حکم کہ غیر احمدیوں میں کیوں گھستے ہو اور میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا مطالبہ کہ ان کے مسلمانوں سے سیاسی حقوق الگ کر دیئے جائیں جو پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح الگ طبقہ بنایا جاوے۔ بلکہ ان کی کوشش کہ بلوچستان کو الگ احمدی صوبہ بنایا جاوے۔ پھر ان تمام علیحدگی کی تحریرات اور علیحدگی کی عملی زندگی میں مرزا ناصر احمد کی دھمکیاں کہ اگر ان کو مسلمانوں کی سیاسی زندگی سے الگ کیا گیا تو وہ "یہ کر دیں گے۔ وہ کر دیں گے" کیوں ہیں؟

مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ کا یہ شور و شر، ٹریکٹ بازی اور اشتعال انگیز پروپیگنڈہ کیوں ہے اور اپنے مخالفین کو اپنے لاکھوں فدائین سے ڈرانا، دھمکانا اور قربانیوں کے نام پر امن شکنی کی فضا پیدا کرنا اور مسلمانوں کو اپنے مطالبہ کہ "مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جاوے" سے باز رکھنے کی کوشش کرنا، احساس کمتری کا واضح ثبوت ہے اور دلائل سے گریز ہے۔ جب تم نے اپنی جماعت کے ہزاروں افراد کو اختلاف رکھنے کی بنا پر خارج کیا، بائیکاٹ کیا، مقاطعہ کیا بلکہ اپنے ہی مبتغین کو قادیان بدر کیا، جلا وطن کیا تو مسلمانوں کو اس حق مطالبہ سے کیوں محروم کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ تمہیں مسلمانوں کی صف اور جماعت سے مذہبی اور سیاسی طور پر خارج نہ کیا جاوے اور تمہیں تمہاری گنتی کے مطابق تمہارے حقوق کو محفوظ نہ کر دیا جائے اور زائد حقوق، ملازمتیں، الاٹمنٹیں ٹھیکیداریاں وغیرہ وغیرہ واپس نہ لی جاویں اور تمہیں بزرگان اسلام کی شان میں گستاخانہ کلمہ جات رکھنے کی قانونی اور آہنی کوشش نہ کی جاوے اور جس لٹریچر میں تم نے مسلمانوں کو "ذریتہ البغایا، ولد الحرام، سؤر، بندر، کنجریوں کی اولاد" لکھا ہے۔ ان کو ضبط کرنے کا مطالبہ کیوں نہ کیا جاوے اور تم کو تہذیب، شرافت سے گفتگو اور تحریر کرنے میں کیوں قانونی طور پر پابند نہ کیا جاوے تاکہ ملک کو امن و چین نصیب ہو۔ تم اپنے باپ کے مطالبہ اقلیت کو کس بنا پر غلط قرار دیتے ہو۔ اس کا واضح جواب معقولیت سے پیش کرو، ورنہ گنبد کی صدا کے مطابق جیسا کہو گے سنو گے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ یہ قدرت کا اٹل فیصلہ ہے۔ فرزندانِ توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاران باطل سے آج تک ڈرے ہیں نہ گھبرائے ہیں۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم ۔ سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا!